

رسائل و مسائل

مخلوط تعلیم اور پردہ پسند طالبات

جامعہ پنجاب کی ایک طالبہ کا خط

آپ کی ایک باپردہ بہن اور قوم کی ایک حساس بیٹی جو جامعہ پنجاب لاہور میں زیر تعلیم ہے، آپ سے مخاطب ہے۔

مملکت خدا داد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں خواتین کے لیے کوئی علیحدہ یونیورسٹی نہیں ہے بلکہ نمبروں کے میرٹ کی بنیاد پر انہیں جامعہ پنجاب اور دوسرے کالجز میں داخلہ دیا جاتا ہے اور ہمیشہ جامعہ پنجاب میں طالبات کی تعداد طلباء کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے۔

چونکہ جامعہ اور کالجز میں تعلیم مخلوط طور پر دی جاتی ہے اس لیے طالبات اور طلبہ کا میل جول ایک لازمی امر ہے جس سے جہاں ایک طرف باہمی مقابلہ کی سپرٹ پیدا ہوتی ہے وہاں دوسری طرف لیکچر تھیٹرز (CLASS ROOM) تجربہ گاہوں

لے عام قاعدے کے طور پر کوئی تحریر بغیر لکھنے والے کے نام کے ہم شائع کرنا مناسب نہیں سمجھتے، مگر بعض صورتوں میں لکھنے والے خود کسی مجبوری کے تحت جوابال ہوتے ہیں کہ ان کا نام شائع نہ کیا جائے۔ ایسی صورت میں انخفا ہی مناسب ہوتا ہے۔ یہی صورت اس تحریر کی ہے۔ (مدیر)

(LABORTRIES) اور لائبریریز میں ان کے پردہ کا مناسب انتظام نہ ہونے کے سبب ان کو مجبوراً پردہ ترک کرنا پڑتا ہے اور چند ایک باپردہ طالبات آزاد رُو طالبات، طلبہ اور بعض دفعہ پروفیسر صاحبان کے مذاق کا نشانہ بنتی ہیں۔ ایسی صورت میں پابند صوم و صلوات طالبات ایک عجیب الجھن اور انتشار کا شکار رہتی ہیں۔ ایک طرف حصولِ تعلیم کی مجبوری اور دوسری طرف ماحول کی آزادی۔ پھر اس طرح یا تو وہ ذہنی اذیت میں مبتلا رہتی ہیں اور یا پھر خود کو آزاد ماحول کے مطابق ڈھال لیتی ہیں۔ جس سے ہماری پاکستانی ثقافت و تہذیب مسخ اور اسلامی اقدار کا تباہ پانچ ہو جاتا ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر سخت دکھ ہوتا ہے۔ کاش ہماری علیحدہ یونیورسٹی ہوتی۔ چونکہ موجودہ حالات میں مستقبل قریب میں علیحدہ یونیورسٹی کی تشکیل شاید ناممکن ہے اس لیے درج ذیل تجاویز ارسال ہیں جن پر عمل کر کے بغیر اضافی اخراجات اور انتظامی مسائل کے ان اداروں کا ماحول اسلامی بنایا جاسکتا ہے۔

تجاویز

۱۔ تمام شعبہ جات (DEPARTMENTS) میں شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب کی طرح لیکچر تھیٹرز (CLASS ROOMS) میں پردہ کلاخٹہ یا لارڈ بورڈ (HARD BOARD) کے ذریعے طالبات کی نشستیں (SEATS) علیحدہ (SEPARATE) کی جائیں۔

۲۔ تمام شعبہ جات (DEPARTMENTS) میں طالبات کے لیے سر ڈھانپنا لازم قرار دیا جائے اور عام باریک نمائشی دوپٹے کی جگہ ایسی چادریں اور ٹھنی ضروری قرار پائیں، جن سے نمود و نمائش کی جگہ صحیح چادر کا تقدس نکھرے۔

۳۔ طالبات کے لیے باریک لباس جو جس سے نیم برہنگی اور عریانی جھلکتی ہے، بالکل ممنوع (BAN) قرار دیا جائے اور چکیے بھڑکیے بلبوسات کی جگہ سادہ اور باوقار لباس لازمی قرار دیئے جائیں۔

۴۔ طالبات کی آمد و رفت کے لیے علیحدہ اور مخصوص بسوں کا انتظام کیا جائے جن کے مقررہ اوقات ہوں اور تعلیمی سفر (EDUCATIONAL AND RESEARCH TOURS) میں طالبات کی آمد و رفت، رہائش اور خورد و نوش کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

۵۔ سائنس پریکٹیکلز (عملی تعلیم) میں طالبات کے گروپ الگ بنائے جائیں اور ان کو تجربات طلباء سے علیحدہ کروائے جائیں۔ (جامعہ پنجاب لاہور میں ایسی سہولیات میسر ہیں جہاں طلباء طالبات ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ تجربہ گاہوں میں تجربات اولہ ریسرچ کا کام کر سکتے ہیں)۔ اس سے طالبات مکمل یکسوئی، اطمینان اور تسلی سے بہتر طور پر تحقیق کا کام سرانجام دے سکیں گی۔

۶۔ یونیورسٹیز کے کتب خانوں (LIBRARIES) اور تمام پبلک لائبریریوں میں خواتین کے لیے پردہ کا بندوبست کیا جائے۔ جہاں خواتین کے اوقات مقرر کیے جائیں تاکہ انہیں کتب سے استفادہ کرنے کے بہتر مواقع میسر آئیں اور وہ مکمل دلچسپی سے بہتر ماحول میں اطمینان و تسلی سے تحقیق کا کام کر سکیں۔ جب کہ موجودہ صورت میں یونیورسٹی کتب خانوں سے طالبات، طلباء کی موجودگی اور کتب کے میٹرنہ آنے کے باعث صحیح طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔

۷۔ لیکچر تھیٹریٹرز (CLASS ROOMS) تجربہ گاہوں (LABORTRIES) اور کتب خانوں (LIBRARIES) میں طلبہ کے لیے سگریٹ نوشی بالکل ممنوع (BAN) قرار دی جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔

ادارے کا جوابی نوٹ

اوپر ایک صالح ذہن کی طالبہ کے وہ احساسات پیش کئے جا رہے ہیں جو اس میں ایک ناخوشگوار ماحول کے عملی تجربے سے گذرتے ہوئے پیدا ہوئے۔ حجاب کے تقاضوں کے پیش نظر خواتین یونیورسٹی کے وجود میں نہ آنے پر نہ سچ کا اظہار بھی

کیا گیا ہے اور موجودہ صورتِ حالات کے لیے بھی چند اچھی سجاوینہ پیش کی گئی ہیں۔

ہم عزیز طالبہ کے درمندانہ جذبات کے لیے اپنے اندر سہمردمی کا گہرا احساس پاتے ہیں۔ اور غیر مخلوط نظامِ تعلیم ہی کے نہیں، غیر مخلوط سوسائٹی کے خواست گار ہیں۔

مگر جس صورتِ حالات سے ہم گزر رہے ہیں وہ بڑی ہی اذیت ناک اور عبرت آموز ہے۔ سامراجی قوتیں جو عسکری حملوں اور سیاسی اقتدار کی قوت سے ہمارے اعتقادی و تہذیبی وجود کو توڑنے سکی تھیں انہوں نے ثقافتی و معاشرتی راستے سے جو حملہ شروع کر رکھا ہے وہ ہمارے تہذیبی تشخص کو بلیا میٹ کرنے میں بہت موثر ثابت ہوا ہے اور حملہ آور قوت کا قدم باوجود مزاحمت کے ہر روز آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ حملہ جو فکری و عملی بھی ہے، معاشی و معاشرتی بھی ہے اور ثقافتی و تمدنی بھی ہے، اس کا ایک ہدف ہمارے خاندانی نظام کو تباہ کرنا اور ہماری محافظِ دین و تہذیب خاتون کو اسلامی تقاضوں کا باغی بنا کے کھڑا کرنا ہے۔ حملہ آور قوت نے خداناشناس اور اخلاق بانستہ تہذیب کے جادو سے خود مسلمانوں کے کار فرما اور ذہین طبقوں کو مسحور کر کے اپنا آلہ کار بنا لیا ہے۔ اب یہ مسحور لوگ جس ساحرہ قوت کے معمول میں اس کے خلاف ذرہ بھر جنبش نہیں کر سکتے۔ یہ اقل تو اسلام کے لیے نعروں اور تقریروں سے آگے نکل کر کوئی مٹھوس کام کرتے ہی نہیں اور اگر عوام کو نماشا دکھانے بلکہ بہلانے کے لیے کوئی اقدام کرتے بھی ہیں تو اس میں سیول طرح کی خرابیاں شامل ہوتی ہیں۔ یہ خواتین یونیورسٹی تو کیا بنا کر دیں گے ان کے موجودہ تعلیمی اداروں میں اسلامی قوانینِ حجاب کے تحت مناسب اصلاحات کی توقع کرنا بھی عبث ہے۔ یہ بالا راہہ مخلوط تعلیم، مخلوط ثقافتی مجالس، مخلوط پارلیمنان اور مخلوط کھیل تفریحات کا فروغ چاہتے ہیں۔ ان کے سایہ فیضان میں ٹیلی وژن گھر گھر میں بے پردگی کی معنی کا مقدس فریضہ انجام دے رہا ہے۔ فحش لٹریچر پھیل رہا ہے۔

اربابِ ادبِ فحاشی کی ایسی ایسی تعریفیں نکال رہے ہیں کہ لفظ فحاشی کے مفہوم سے فحاشی خارج ہو جائے۔ بڑے بڑے سائز کی ہولس انگریز تصاویر اور اندرونِ خانہ کی ازدواجی زندگی کی تفاسیر ہر روز اخبارات گھر گھر پہنچاتے ہیں۔ ناچ کو اب اسلامی فن کہا جانے لگا ہے۔ گانوں کا زور ہے، ویڈیو کیٹ نے گندگی کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور اوپر ہمارے مہربان بیٹھے اسلام اسلام کی رٹ لگا رہے ہیں۔ عزیز بیٹی! ان حالات میں ہم لوگوں کی طرح تم بھی اس عزم کے ساتھ کھڑی ہو جاؤ کہ جو تعلیم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بسر کرنے کے لیے دی ہے، مجھے اسی پر قائم رہنا ہے اور مزاحمتوں اور مجبورانہ آلائشوں کے باوجود اس سے قدم پیچھے نہیں ہٹانا ہے۔ پیروانِ محمدؐ تو ہیں ہی وہی جو مخالف ترین ماحول میں اپنے آقا کے بنائے ہوئے نشاناتِ راہ کی کڑی پابندی اختیار کریں۔

اگر یہ عزم ہو اور اس کے ساتھ منظم طور پر اسی شعور و جذبہ کو دوسری سہیلیوں، بہنوں اور رشتہ داروں تک پہنچانے کی ہم جاری کر دی جائے تو وہ وقت آسکتا ہے کہ حجاب پسند خواتین اور طالبات کا اتنا وزن معاشرے اور درس گاہوں میں ہو اور ان کی آواز جماعتوں اور اخباروں کے ذریعے اتنی بلند ہو کر اٹھے کہ مسورانِ مغربیت کی پینک لوٹ جلتے اور ان کو چاروں طرف چاروں طرف اختیار کرنی پڑے جو سوتی ہے۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شارح ہوتی رہتی ہیں۔ تاہم میں سے گزارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(ادارہ)